بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ، وَبَعْدُ:

047: القواعد الحسان - اکتیسویں قاعدہ

اکتیسویں قاعدہ: اللہ تعالی کی ربوبیت قرآن مجید میں دو قسموں کی ہے ایک عام ہے اور دوسری خاص ربوبیت ہے

"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن لفضيلة الشيخ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمه الله"، تعلیق فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔ اور آج کی نشست میں ہم اکتیسویں قاعدے سے درس کا آغاز کرتے ہیں: "القاعدة الحادية والثلاثون": شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ):

"ربوبية الله في القرآن على نوعين عامة، وخاصة"

(اللہ تعالی کی ربوبیت قرآن مجید میں دو قسموں کی ہے ایک عام ہے اور دوسری خاص ربوبیت ہے)

یعنی جب قرآن مجید میں ہم ربّ کا لفظ پڑھتے ہیں تو یہ دو قسم کا ہمیں ملے گا، ایک تو وہ ربوبیت جو عام ہے اور عام سے مراد عام ربوبیت جس میں سب شامل ہیں؛ انسان بھی ہیں جانور بھی ہیں تمام مخلوقات شامل ہیں اللہ تعالیٰ سب کا ربّ ہے، یہ عام ربوبیت ہے۔

دوسری ہے خاص ربوبیت جس کا معنی کچھ اور ہے، آیئے دیکھتے ہیں کہ خاص کا معنی کیا ہے اور کس طریقے سے اللہ تعالی نے اسے بیان فرمایا ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ عبدالرحمن رحمہ اللہ):

"كثر في القرآن ذكر ربوبية الربّ لعباده، ومتعلقاتها، ولوازمها، وهي على نوعين" (کثرت سے قرآن مجید میں اللہ تعالی کی ربوبیت کا ذکر ہے اپنے بندوں کے لیے اور اس کے متعلقات اور لوازم بھی موجود ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں):

1-"ربوبية عامة" (عام ربوبیت) "تدخل فيه المخلوقات كلها" (اس میں ساری مخلوقات داخل ہیں (عام ربوبیت میں)) "برها فاجرها" (بھلے اور بُرے) "بل مكلفوها وغير المكلفين" (بلکہ مکلف جو ہیں اور غیر مکلف بھی)۔

مکلف کون ہے؟ ہر عاقل اور بالغ مکلف ہوتا ہے۔ اور غیر مکلف جو ہے وہ عاقل اور بالغ نہیں ہے، پاگل بھی بچے بھی سب اس میں شامل ہیں؛ "حتى الجمادات" (یہاں تک کہ جمادات بھی اس میں شامل ہیں)۔

اور ربوبیت کا معنی کیا ہے:

- "وهي: أنه تعالىٰ المنفرد بخلقها" (یہ جو عام ربوبیت ہے اس کا معنی کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ منفرد ہے واحد اکیلا ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے (کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں ہے کوئی خالق اور نہیں ہے))۔
- "ورزقها" (اور رزق میں بھی اللہ تعالیٰ اکیلا رزق دینے والا ہے)۔
- "وتدبيرها" (اور تدبیر بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تمام کائنات کی)۔

- "وإعطائها ما تحتاجه" (اور جو اُن کی حاجتیں ہیں اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا ہے اُس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے وہی پوری کرتا ہے)
- "أو تضطر إليه في بقائها" (یا جس چیز کی اُن کو ضرورت ہے زندہ رہنے کے لیے باقی رہنے کے لیے)۔ چاہے جمادات کیوں نہ ہوں؛ سورج ہے چاند ہے باقی ہیں اس دنیا میں تو کس کے حکم سے باقی ہیں؟ سبحان اللہ، جس چیز کی اُن کو وجود کے لیے ضرورت ہے سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
- "وحصول منافعها ومقاصدها" (اور جو بھی اُن کے منافع اور مقاصد وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے)۔
- "فهذه التربية لا يخرج عنها أحد" (ربّ تربیت کرنے والا ہے اور اس تربیت سے کوئی خارج ہو نہیں سکتا)۔

تمام مخلوقات تمام کائنات ربّ کی اس ربوبیت میں داخل ہیں اور تمام کی تربیت اللہ تعالیٰ ہی کر رہا ہے کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

2-"والنوع الثاني" (دوسری قسم جو ہے):

- "في تربيته لأصفيائه وأوليائه" (اللہ تعالیٰ کی تربیت اپنے خاص لوگوں کے لیے اُصفیاء کے لیے اور اولیاء کے لیے جو اللہ کے پیارے ہیں)

"فيربيهم بالإيمان الكامل" (اللہ تعالیٰ اُن کی تربیت فرماتا ہے ایمان کامل سے)۔

- "ويوفقهم لتكميله" (اور اُن کو توفیق دیتا ہے تاکہ اپنے ایمان کو مکمل کریں)۔
- "ويكملهم بالأخلاق الجميلة" (اور اللہ تعالیٰ اُن کی تکمیل فرماتا ہے خوبصورت اخلاق سے)"ويدفع عنهم الأخلاق الرذيلة" (اور اُن کو دور رکھتا ہے بُرے اخلاق سے)۔
- "وييسرهم لليسرى" (اور اللہ تعالیٰ اُن کے لیے آسانی کر دیتا ہے) "ويجنبهم العسرى" (اور مشکلات سے اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ کر دیتا ہے)۔

"وحقيقتها": اور اس کی حقیقت یہ ہے اس تربیت کی اور اس ربوبیت کی جو خاص ہے:

- "التوفيق لكل خير" (سب سے پہلی بات کہ ہر خیر کی طرف توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے)۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے خاص رحمت ہے)، خیر کی توفیق ہونا واللہ! بہت بڑا انعام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

"التوفيق لكل خير" مطلب کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے یہ خاص ربوبیت ہے۔

- "والحفظ من كل شر" (ہر شر سے محفوظ کرنا (سبحان اللہ))۔
- "وإنالة المحبوبات العاجلة والأجلة" (اور جو بھی پسند چیزیں ہیں "العاجلة" عاجلت میں اللہ تعالیٰ وہ آسان فرمادیتا ہے وہ مل جاتی ہیں)۔
- "وصرف المكروهات العاجلة والأجلة" (اور جو ناپسندیدگیاں ہیں ناگواریاں ہیں اس بندے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے اصفیاء میں سے ہیں وہ ناپسندیدگی اور مکروہات جو ہیں چاہے عاجلہ ہوں جلدی ہوں یا اُجل جنہیں وہ آگے ناپسند کرتا ہے سب سے اللہ تعالیٰ اُن کو دور کر دے گا)۔

"فحيث أطلقت ربوبيته تعالىٰ" (جب ربوبیت کا اطلاق ہوتا ہے) "فإن المراد بها المعنى الأول" (تو اس سے مراد پہلا معنیٰ ہے)۔

کہ ربّ کا اطلاق ہوتا ہے بغیر کسی قید کے تو مطلب کیا ہے کون سی ربوبیت ہے یہ؟ یہ عام ربوبیت ہے۔

"مثل قوله": جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الفاتحة:1)؛ سورۃ الفاتحہ میں۔ ﴿وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (الانعام:164)؛ سورۃ الانعام میں۔

"ونحو ذلك" (اور اسی طریقے سے جو دوسری آیتیں ہیں)۔

ہم کہتے ہیں: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الفاتحة:1)؛ ﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے کون سی ربوبیت ہے یہ؟ عام، اس میں سب شامل ہیں۔ ﴿وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (الانعام:164)؛ ﴿كُلِّ شَيْءٍ﴾ عام ہے کہ نہیں؟ سبحان اللہ۔

"وحيث قيدت بما يحبه ويرضاه" (اور جب اسے قید لگائی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اس پر راضی ہو جاتا ہے) "أو وقع السؤال بها من الأنبياء وأتباعهم" (یا جو سوال انبیاء اور جو انبیاء کی اتباع کرتے ہیں ربّ کا نام لے کر) "فإنما المراد بها النوع الثاني" (تو اس سے مراد دوسری قسم ہے (یعنی خاص ربوبیت ہے))"وهو متضمن للنوع الأول" (اور وہ متضمن ہے پہلی قسم کو پہلی قسم سے خارج نہیں ہے)۔

یعنی اللہ تعالیٰ عام ربّ بھی ہے اور خاص بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرما اور ہماری بگڑی بنا دے ہماری جو حاجت ہے وہ پوری کر دے۔

یعنی جب انسان کہتا ہے "یا ربِّ" (اے میرے ربّ!) کیا پہلی ربوبیت سے وہ خارج ہو چکا ہے کیا؟ نہیں! وہ تو عام ہے سب کے لیے ہے۔

تو خصوصی ربوبیت سے یہ انسان دعا کرنے والا بندہ جو ہے یہ وسیلہ بناتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس ربوبیت کو جو خاص ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرما۔

"ولهذا تجد أسئلة الأنبياء وأتباعهم في القرآن بلفظ الربوبية غالباً" (اس لیے آپ دیکھتے ہیں قرآن مجید میں اکثر انبیاء کے سوالات اور جو دعائیں ہیں اور جو اتباع کرنے والے ہیں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی قرآن مجید میں ربوبیت کے لفظ سے غالباً آپ کو نظر آتا ہے؛ یا ربِّ، یا ربِّ)"فإن مطالبهم كلها داخلة تحت ربوبيته الخاصة" (جو بھی مطالب ہیں وہ داخل ہیں اللہ تعالیٰ کی خاص ربوبیت کے ماتحت) "ليلحظ العبد هذا المعنى النافع" (تاکہ بندہ جو ہے اس نفع بخش معنیٰ کو مد نظر رکھے)۔

جب ہم کہتے ہیں دعا میں:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (البقرة:201): ﴿رَبَّنَآ﴾ سے کیا مراد ہے کون سی ربوبیت ہے ؟ یہ خاص ربوبیت ہے سبحان اللہ اور وسیلہ بنایا جا رہا ہے ربّ کو، ربّ کی ربوبیت جو خاص ہے اُس کو وسیلہ بنایا جا رہا ہے۔

"ونظير هذا المعنى الجليل" (اور جو نظیر ہے اس خوبصورت معنیٰ کی) "أن الله أخبر في عدة آيات أن الخلق كلهم عباده وعبيده" (یہ تو ہم نے سمجھ لیا ہے ربوبیت کا معنیٰ اب دیکھیں بندگی کا معنیٰ بھی ذرا دیکھ لیں کہ بندگی کیسے ہوتی ہے اس اعتبار سے، اللہ تعالیٰ نے کئی آیات میں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے کے سارے بندے جو ہیں وہ اللہ کے بندے ہیں)، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝﴾ (مريم:93)

(کہ جو کوئی بھی آسمان اور زمین میں آئیں گے رحمٰن کے بندے ہیں عبد ہیں)

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"فكلهم مماليكه وليس لهم من الملك والأمر شيء" (سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بندگی کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اُمر اور ملک میں سے کسی کا کوئی تعلق نہیں ہے)۔

فلاں مشکل کشا ہے نہیں ہو نہیں سکتا! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہے نہیں کیونکہ یا تو خالق ہے یا مخلوق ہے یعنی بندگی کرنے والا ہے یا وہ ہے جس کی بندگی کی جاتی ہے۔ اب بندہ جو مخلوق ہے جو عبد ہے وہ کیسے مشکل کشا ہو سکتا ہے اس مفہوم میں؟! کیونکہ بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر مریض کا علاج کرتا ہے مریض مشکل میں ہوتا ہے مشکل کشا تو ہو گیا! (سبحان اللہ)۔ اس معنی میں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اب کوئی بھوکا جو ہے کوئی پیاسا جو ہے مشکل میں ہوتا ہے بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے آپ کچھ کھلا دیتے ہیں پلا دیتے ہیں تو آپ مشکل کشا بن جاتے ہیں اس مشکل کی حد تک، ہم بات کر رہے ہیں رزق کی تدبیر کی اولاد دینے کی صحت دینے کی عافیت دینے کی یہ اللہ کے سوا کون ہو سکتا ہے؟!

تو حقائق خلط ملط نہ کریں ہم اس کی بات کرتے ہیں اور لوگ دھوکے باز جو ہیں شبہات پھیلاتے ہیں اس کی بات کرتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ دیکھیں اگر ڈاکٹر مشکل کشا ہو سکتا ہے تو علی کیوں نہیں ہو سکتا؟! (سبحان اللہ)۔

"ويخبر في بعض الآيات أن عباده بعض خلقه": ایک تو ان آیات میں ہے کہ سب بندے جو مسلمان ہیں کافر ہیں بندگی کرنے والے ہیں کہ نہیں؟ عبید ہیں کہ نہیں؟ سب عبید ہیں، مسلمان ہیں کافر ہیں فاجر ہیں فاسق ہیں اچھا ہے بُرا ہے جو بھی ہے سب اللہ کے بندے ہی ہیں بندگی کرنے والے ہی ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی سے کوئی خارج ہو نہیں سکتا یہ بندگی کا پہلا معنی ہے دوسرا معنی کیا ہے؟

خاص معنی ہے بندگی کا بھی وہ کیسا ہے؟ "كقوله": ﴿وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا﴾ إلي آخر الآية (الفرقان:63)؛

"ثم ذكر صفاتهم الجليلة" (پھر اللہ تعالیٰ نے جو اُن کی خوبصورت صفات ہیں اُن کا ذکر کیا ہے)۔

﴿عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ﴾: کون ہیں یہ؟ رحمٰن کے عباد؛ پھر اچھی صفات کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کون ہیں یہ؟

خاص بندگی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص ہیں۔

﴿اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ﴾ إلي آخر الآية (الزمر:36)

(کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے)

"وفي قراءة: عباده": دوسری قرأت میں عبادہ کا لفظ بھی ہے:

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِىۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ﴾ (الاسراء:1)

(پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو اسراء کیا (یعنی اسراء اور معراج کے موقع پر))

﴿بِعَبۡدِهٖ﴾: کون سا لفظ ہے؟ عبد ہے۔

ایک اور آیت میں: ﴿وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا﴾ إلي آخر الآية (البقرة:23)

(اگر تم کسی شک میں کہ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے اپنے بندے پر)

اب اس میں بھی بندگی کا لفظ ہے بندگی کا ذکر ہے کون سی بندگی ہے؟"فالمراد بها بهذا النوع من قاموا بعبودية الله، وأخلصوا له الدين على اختلاف طبقاتهم" (اس قسم سے مراد یہ وہ اللہ کے بندے ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی بندگی کی ہے اور اخلاص کیا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے دین میں ان کے مختلف طبقات ہیں مختلف لوگ ہیں لیکن ان میں یکسانیت کیا ہے؟ کہ سب اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں)۔

- "فالعبودية الأولى" (جو پہلی عبودیت ہے) "يدخل فيها البر والفاجر" (اس میں بھلا بُرا سب شامل ہیں)
- "والعبودية الثانية" (اور دوسری عبودیت جو ہے) "صفة الأبرار" (یہ ابرار کی صفت ہے)

"ولكن الفرق بين الربوبية والعبودية" (ربوبیت اور عبودیت میں پھر فرق کیا ہے)؛ ابتداء ربوبیت کی ہوئی ہے اور قاعدہ بھی یہی ہے تو عبودیت کیسے بیچ میں آگئی، شیخ صاحب فرماتے ہیں:"الفرق بين الربوبية والعبودية": دونوں میں فرق ربوبیت اور عبودیت میں یہ ہے:

- "أن الربوبية وصف الربّ وفعله" (کہ ربوبیت جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وصف ہے اُس کا فعل ہے)۔
- "والعبودية وصف العبيد وفعلهم" (یہ بندوں کے مخلوق جو ہیں ان کا وصف ہے اور اُن کا فعل ہے)۔ یہ فرق ہے دونوں میں واضح ہے؟

اب تعلیق میں فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أفاد المؤلف رحمه الله" (مؤلف نے یہ فائدہ دیا ہے اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے)"في هذه القاعدة" (اس قاعدے میں) -

"أن الربوبية على نوعين" (کہ ربوبیت کی دو قسمیں ہیں)"وعلى والعبودية نوعين" (اور عبودیت کی بھی دو قسمیں ہیں):

- "الربوبية عامة وخاصة" (ربوبیت جو عام اور خاص ہے)۔
- "والعبودية عامة وخاصة" (اور عبودیت بھی بندگی بھی عام اور خاص ہے)۔

"والعبودية تتعلق بالعبد" (بندگی کا تعلق بندے سے ہے) "والربوبية تتعلق بالربّ" (اور ربوبیت کا تعلق ربّ سے ہے)"فالعبودية المتعلقة بالربوبية هي العامة" (جو بندگی متعلق ہے ربوبیت سے وہ عام ہے) "التي معناها الملك والتدبير والخلق" (جس کا معنی ہے ملک تدبیر اور خلق پیدا کرنا)۔

"والعبودية المتعلقة بالعبد" (اور وہ عبودیت جس کا تعلق بندے سے ہے) "معناها: طاعة الله عز وجل" (اللہ تعالیٰ کی طاعت اور فرمانبرداری ہے) "هذه خاصة بمن أطاع" (یہ خاص ہے اُن کے لیے جو طاعت کرتے ہیں)۔

"وقد اجتمع الصنفان في قوله تعالىٰ" (اور دونوں جمع ہوئے ہیں یہ دونوں قسمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں):

﴿قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢١ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝١٢٢﴾ (الاعراف:121-122)

﴿بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ بھی ہے اور ﴿رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾ بھی ہے دونوں میں فرق ہے کہ نہیں؟

﴿بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ عام ربوبیت ہے اور ﴿رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾ خاص ربوبیت ہے۔

"ربّ العالمين هذه عامة" (﴿بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ جو ہے عام ہے)۔

﴿رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾"هذه خاصة" (یہ خاص ہے)۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ إلي آخر الآية (الفرقان:63)

یہ کون سی ہے؟﴿عِبَادُ الرَّحْمٰنِ﴾"هذه خاصة"۔

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝﴾ (مريم:93)

یہ کون سی عبودیت ہے؟"عامة"۔

"يَا عِبَادِي: كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ"

(اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ جسے میں نے کھلایا ہے)

کون سی عبودیت ہے؟عام ہے:"عامة"۔

اس آیت میں:

﴿اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ﴾ (الحجر:42)

(شیطان کا بس کوئی نہیں چلے گا میرے بندوں پر)

کون سے بندے ہیں یہ؟ خاص بندے ہیں۔ یہ کون سی عبودیت ہے بندگی ہے؟ خاص"خاصة"۔

کیوں؟"لأن الشيطان له سلطان على الذين يتولونه"(کیونکہ شیطان کا سلطان جو ہے کس کے اوپر ہے؟ جو اُس کی پیروی کرتے ہیں)۔

﴿اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ﴾ إلي آخر الآية (النحل:99-100)

تو شیطان کا سلطان اُن لوگوں پر ہے جو پیروی کرتے ہیں شیطان کی۔

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝﴾ (ص:82-83)

یہ کون سی عبودیت ہے﴿اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝﴾ ؟﴿عِبَادَكَ مِنْهُمْ﴾: یہ کون سے ہیں؟ خاص ہیں۔

﴿اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝﴾: یہ خاص عبودیت ہے۔

تو اس قاعدے میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ربّ کا ذکر دو طریقوں سے ہے اور عبودیت کا ذکر بھی دو طریقوں سے ہے:

ایک عام ہے جس کا معنی خلق ہے تدبیر ہے مشکل کشا یا حاجت روا ہے یہ سب اللہ کے لیے خاص ہے۔

اور جو خاص ہے کہ اللہ تعالیٰ قید سے بیان فرماتا ہے: ﴿رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾: اب خصوصیت کیا ہے؟ کہ خاص عنایت ہے ان بندوں پر جن کا ذکر ہوا ہے۔

﴿عِبَادُ الرَّحْمٰنِ﴾: یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اس طریقے سے۔

اور جو عبودیت ہے وہ بھی دو قسم کی ہے:

ایک عام ہے جس میں مسلمان کافر، اچھا، بُرا، بھلا ، بد، سب شامل ہیں اس بندگی سے کوئی خارج ہو نہیں سکتا کیونکہ سب عبید ہیں غلامی کرنے والے ہیں، بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے۔

اور دوسری خاص عبوبیت ہے: ﴿عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾: جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں یہ خاص بندگی ہے۔

واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 047: القواعد الحسان-اکتیسویں قاعدہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio